سوال

(199) کسی کی وفات پرکتنے دن سوگ کیا جاسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی شخص کی وفات پر شرعاً کتنے دن سوگ منایا جاسکتا ہے؟ ہمارے ہاں دیہات میںعام طور پر وفات کے تیسرے دن ظہر کی نماز کے بعد دعا کی جاتی ہے، اس میں دیگر اقرباء واعزہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ بعدازخصوصی دعا سوگ ختم کردیا جاتا ہے۔ کیا ایسی دعا جو خاص طور پر ہو، تیسرے دن ہو، ظہر کی نماز کے بعد ہو، اس میں شرکت اِقرباء لازمی ہو، کا تعین قرآن وسنت سے ثابت ہے؟ (سائل محمد بلال، محمد عیسیٰ کمبوہ) (۲۸ ستمبر ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوگ کا تعلق صرف عورتوں سے ہے جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور باقی اعزہ واقارب کا سوگ صرف تین دن ہے لیکن مردوں کے لیے ترکِ زینت کی کوئی پابندی نہیں اظہارِافسوس اور تعزیت کے لیے بھی کوئی وقت مقرر نہیں کسی وقت بھی ہوسکتی ہے۔ تین دن کے لیے اہل میت کے ہاں جمع ہو کر بیٹھے رہنے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں، بلکہ حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں، اہل میت کے ہاں اجتماع کو ہم بین (نوحہ) شمار کرتے تھے (جو شرعاً ممنوع ہے) میت کے لیے دعا کسی جگہ اور کسی وقت بھی ہوسکتی ہے اس کے لیے کوئی تعین نہیں۔ سوال میں جن امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ سب رسومات ہیں ہر صورت اس سے اجتناب ضروری ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجنائز: صفحہ:216

محدث فتویٰ